23379/162

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب مدظلہ تعالیٰ — جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی :- کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی بیوی سے زبردستی غلط راستہ یعنی پاخانہ کی جگہ سے ملتا ہے۔ جس سے بیوی کو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ جوکہ ناقابل برداشت ہے۔ بیوی شوہر کو اس گندہ فعل سے روکنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتی ہے۔ قرآن پاک کا واسطہ دیتی ہے۔ لیکن شوہر پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ مزید تشدد کرتا ہے اور رسی سے باندھ کر۔ منہ میں کپڑا رکھ کر تاکہ آواز باہر نہ جائے دباتی ہے۔ اور اسیطرح چھری دیکھا کر۔ مارنے کی دھمکی دے کر کہ تمہیں جان سے مار دینگے۔ مذکورہ غیر شرعی طریقہ سے انتہائی بے رحمی سے ملتا ہے۔ جوکہ بیوی کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ کسی نے کہا کہ معلوم کیا جائے کہ اس طرح کی حرکت سے بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کتنی طلاقیں ہوگی۔ شوہر کیلئے کیا سزا ہے۔

برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

عین نوازش ہوگی۔ شکریہ

الجواب بعون ملہم الصواب

مفتی غیب نہیں جانتا وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ کی ذمہ داری سائل پر ہے، غلط بیانی کے ذریعے اپنے مقصد کا فتویٰ حاصل کر لینے سے حرام حلال نہیں ہوتا بلکہ حرام بدستور حرام ہی رہتا ہے اور غلط بیانی کا مزید وبال بھی اپنے اوپر ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ اگر سوال میں مذکور تفصیل درست ہو تو شخص مذکورہ کا رویہ سراسر ناجائز ہے، نیز غیر فطری فعل یعنی وطی فی الدبر (پاخانہ کی راہ ہمبستری کرنا) سخت گناہ کبیرہ ہے، اسکی شناعت اور سخت ترین وعیدوں پر مشتمل احادیثِ کثیرہ کتبِ حدیث میں مروی ہیں، مثلاً ایک روایت میں ہے کہ وطی فی الدبر کرنے والا ملعون ہے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ وطی فی الدبر کرنے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے۔ وغیرہ نیز وطی فی الدبر کی حرمت پر تمام قابلِ اعتماد علماءِ امت کا اتفاق ہے، لھذا شخص مذکور پر لازم ہے کہ اپنے اس فعل پر اللہ تبارک وتعالی سے صدق دل سے معافی مانگے اور توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کے لئے اس طرح کی حرکت سے اجتناب بھی اس پر لازم ہے۔ تاہم اس فعل سے نکاح نہیں ٹوٹا ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح شوہر پر شرعاً واجب ہے کہ بیوی کے جائز حقوق ادا کرے، معروف طریقے سے بیوی کا نان ونفقہ ادا کرے، اسی طرح اس پر یہ بھی واجب ہے کہ بیوی پر ظلم وزیادتی نہ کرے، لھذا اگر سوال میں درج تفصیل درست ہو تو شوہر کا مذکو فعل سراسر ناجائز ہے اور صریح ظلم ہے، شوہر پر لازم ہے اس ناجائز فعل سے فوراً باز آئے اور اپنی بیوی سے جائز طریقے سے ہمبستری کرے اور اسکے تمام واجب حقوق ادا کرے، اگر شوہر اس فعل سے باز نہ آئے، تو بیوی شوہر سے طلاق یا خلع لے سکتی ہے، اگر شوہر طلاق یا خلع کے لئے بھی تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ اس شوہر سے عدالت کے ذریعہ خلاصی حاصل کر سکتی ہے۔

جسکا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنا مقدمہ کسی مسلمان جج کی عدالت میں پیش کرے اور شرعی گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ وہ فلاں کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اور تاحال وہ اس کی بیوی ہے اور اسکے ساتھ غیر شرعی اور غیر فطری

00067

فعل انجام دیتا ہے (وغیرہ وغیرہ) جس سے اس کو سخت تکلیف اور ضرر لاحق ہے، اور وہ اس وجہ سے اس کی زوجیت سے نکلنا چاہتی ہے۔ اگر عدالت کے روبرو شوہر اس جرم کا اقرار نہ کرے بلکہ اس سے منکر ہو، تو اگر عدالت میں شوہر حاضر ہو، تو اس سے قسم لی جائے گی، اگر اس نے قسم کھانے سے انکار کیا، تو یہ سمجھا جائے گا کہ عورت کا دعوی درست ہے، اب جج شوہر سے کہے کہ اپنی بیوی پر آئندہ ظلم نہ کرنے کا عہد کرے اور اسکے تمام حقوق ادا کرو یا طلاق یا خلع کے ذریعہ اسے اپنے نکاح سے آزاد کرو، ورنہ ہم تفریق کردیں گے، اس کے بعد بھی اگر وہ کسی صورت پر عمل نہ کرے، تو قاضی کوئی مہلت دئے بغیر اسی وقت بیوی پر طلاق واقع کرسکتا ہے۔

واضح رہے کہ اگر شوہر یا اس کا وکیل عدالت میں حاضر نہ ہو، جیسا کہ آج کل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے، اور عدالت کے بار بار نوٹس اور سمنز جاری کرنے اور سمنز اور نوٹس کے بارے میں شوہر کے مطلع ہونے کے باوجود حاضر عدالت نہ ہو، تو شوہر کا بار بار بلانے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہونا اس کی طرف سے قسم سے انکار (نکول) سمجھا جائے گا، اور اس انکار کی بنیاد پر بھی عدالت شوہر غائب کے خلاف اور بیوی کے حق میں فسخ نکاح کا فیصلہ جاری کرسکتی ہے۔-- واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۷ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۳۳/۱۲/۸